الجزء ۱۵

سورۃ ۱۷ بنی اسرائیل مکیۃ ۱۵ | اٰیاتہا (۱۱۱) رکوعاتہا (۱۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوا | خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اسکی ایکسو گیارہ آیتیں بارہ رکوع ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

وہ خدا (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد

الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (آسمانی مسجد) تک کی سیر کرائی جسکے چوگرد ہمنے ہر قسم کی برکت

لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ وَ

مہیا کر رکھی ہے تاکہ ہم اسکو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں لہ اسمیں شک نہیں کہ (وہ سب کچھ)

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ

سنتا اور دیکھتا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا کی اور اس کو بنی اسرائیل کی رہنما

اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝ ذُرِّيَّةَ

قرار دیا (اور حکم دیدیا) کہ اے ان لوگوں کی اولاد جنھیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ

مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝ وَ

کشتی میں سوار کیا تھا میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا بیشک نوحؑ بڑا شکرگزار بندہ تھا

قَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ

اور ہم نے بنی اسرائیل سے اسی کتاب (توریت) میں صاف صاف بیان کر دیا تھا کہ تم لوگ

فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ فَاِذَا

روئے زمین پر دو مرتبہ لہ ضرور فساد پھیلاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔

جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ

پھر جب ان دو فسادوں میں پہلے کا وقت آ پہنچا تو ہم نے تم پر کچھ اپنے بندوں (بخت النصر)

شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝

اور اسکی فوج کو مسلط کر دیا جو بڑے سخت لڑنے والے تھے تو وہ لوگ تمہارے گھروں کے اندر گھسے (اور خوب قتل

الربع الاول

لہ اس آیت میں تصریحاً خدا نے حضرت رسولؐ کی معراج کو بیان فرمایا ہے اگرچہ بعض لوگوں نے مسجد اقصیٰ سے بیت المقدس مراد لی ہے مگر بہت سی تفسیروں سے ثابت ہے کہ مسجد اقصیٰ سے وہ مسجد مراد ہے جو خانہ کعبہ کے مقابل آسمان پر ہے۔ بہرحال یہ تمامی اہل اسلام کا متفق علیہ اعتقاد ہے کہ آپ کو معراج ہوئی اور بدنی، فقط روحی نہیں اور اس کا منکر کافر ہے، اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ کس تاریخ کو ہوئی، بعض سترہ ۱۷ ربیع الاول کہتے ہیں بعض ۲۷ رجب بعض ۱۷ رمضان، بعض ۲۱ رمضان اس میں بھی اختلاف ہے کہ ایک مرتبہ ہوئی کہ دو مرتبہ اسمیں بھی اختلاف ہے کہ مسجد الحرام کے حجرہ سے ہوئی یا اُم ہانی کے گھر سے خلاصہ ہمارا فرض مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہے کہ جو خدا نے فرمایا ہے اور سچے نبی نے خبر دی ہے اسے دل سے مانیں اور عقلی تکوں کے پیچھے نہ پڑیں، اوّل تو ہماری عقل ہی کیا اور فلسفیوں کے اقوال پر بھروسا ہے تو ان میں خود باہم اختلاف ہے، پھر کس پر اعتبار ہوا اور کس پر نہ ہوا اس کے علاوہ خود انھیں کی عقلی دلیلوں سے بھی معراج بخوبی ثابت ہے، پھر وہی باتیں کوئی کیوں کرے۔ ۱۲

لہ پہلی دفعہ ارمیا پیغمبر کا حکم نہ ماننا اور اشعیا پیغمبر کا قتل کرنا دوسری دفعہ حضرت زکریا و یحییٰ کو شہید کرنا اور حضرت عیسیٰ کے قتل کا ارادہ کرنا۔ ۱۲

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ

وغارت کیا اور خدا کے عذاب کا وعدہ پورا ہو کر رہا پھر ہم نے تمکو دوبارہ ان پر غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال سے

بَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝٦ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ

اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمکو بڑے جتھے والا بنا دیا، اگر تم اچھے کام کرو گے تو اپنے فائدے کے

لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

لئے اچھے کام کرو گے اور اگر تم بُرے کام کرو گے تو (بھی) اپنے ہی لیے پھر جب[1] دوسرے وقت کا وعدہ

لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ

آ پہنچا (تو ہم نے طیطوس رومی کو تم پر مسلط کر دیا) تاکہ وہ لوگ (مارتے مارتے) تمہارے چہرے بگاڑ دیں (کہ پہچانے

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝٧ عَسٰي رَبُّكُمْ

نہ جاؤ اور جسطرح پہلی دفعہ مسجد بیت المقدس میں گھس گئے تھے اسیطرح پھر گھس پڑیں اور جس چیز پر قابو پائیں خوب

اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ

اچھی طرح برباد کریں (اب بھی اگر تم چین سے رہو تو) امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر ترس کھائے اگر (کہیں) (وہی شرارت) کرو گے

لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝٨ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ

تو ہم بھی پھر پڑینگے اور ہم نے تو کافروں کے لیے جہنم کو قید خانہ بنا ہی رکھا ہے اسمیں شک نہیں کہ یہ قرآن اس راہ

لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

کی ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے اور جو ایمان دار اچھے اچھے کام کرتے ہیں ان کو یہ خوشخبری

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝٩ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا

دیتا ہے کہ اُن کے لئے بہت بڑا اجر اور ثواب (موجود) ہے اور یہ بھی کہ بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٠ وَيَدْعُ

رکھتے ہیں ان کے لئے ہم نے بہت بڑا دُکھ ناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور آدمی کبھی (عاجز) ہو کر اپنے حق میں

الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاۗءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

بُرائی (عذاب وغیرہ کی دُعا) اسطرح مانگتا ہے جس طرح اپنے لیے بھلائی کی دُعا کرتا ہے اور آدمی تو بڑا جلد باز

[1] ان دونوں فصلوں میں جن کی طرف خدا نے اشارہ کیا ہے شدید اختلاف ہے کہ اس سے مراد و مقصود خدا کیا ہے مشہور تو یہ ہے کہ پہلے سے اشارہ بخت النصر کی طرف ہے اور دوسرے طیطوس رومی کہ ان دونوں نے یکے بعد دیگرے یہودیوں کو تباہ و برباد کر دیا، اور لاکھوں کا وارا نیارا ہو گیا بیت المقدس جو ان کے پرستش کی جگہ تھی دوبھی مسمار کر دی گئی ایک روایت میں ہے کہ پہلے سے اشارہ جالوت اور دوسرے سے بخت النصر کی طرف ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

وقف لازم

ع ۱ ۱ ۲ ۱

آدمی بڑا جلد باز ہے

عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ

ہے۔ اور ہم نے رات اور دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں قرار دیا پھر ہم نے رات کی نشانی

اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا

(چاند) کو دھندلا بنایا اور دن کی نشانی (سورج) کو روشن بنایا کہ سب چیزیں دکھائی دیں تاکہ تم لوگ اپنے پروردگار

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ

کا فضل (معاش) ڈھونڈتے پھرو اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب کو جانو (بوجھو) اور ہمنے ہر چیز کو خوب اچھی طرح

وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ

تفصیل سے بیان کر دیا ہے اور ہم نے ہر آدمی کے نامۂ عمل کو اسکے گلے کا ہار بنا دیا ہے (کہ اس کی

طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا

قسمت اس کے ساتھ رہے) اور قیامت کے دن ہم اسے اُسکے سامنے نکال کے رکھ دینگے کہ وہ اُسکو

يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ

ایک کھلی ہوئی کتاب اپنے روبرو پائے گا (اور ہم اس سے کہیں گے کہ) اپنا نامۂ عمل پڑھ لے اور آج اپنا حساب

عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ ؕ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

لینے کے لئے تو آپ ہی کافی ہے [۱] جو شخص رہ براہ ہوتا ہے تو بس اپنے فائدے کے لئے راہ پر آتا ہے اور

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ

جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس نے بھٹک کر اپنا آپ بگاڑا اور کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ اپنے

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى

سر نہیں [۲] لے گا اور ہم تو جب تک رسُول کو بھیجکر اتمام حجت نہ کر لیں کسی پر عذاب نہیں کیا کرتے اور

نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا

ہم کو جب کسی بستی کا ویران کرنا منظور ہوتا ہے تو ہم وہاں کے خوشحالوں کو (اطاعت کا) حکم دیتے ہیں

مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا

تو وہ لوگ اس میں نافرمانیاں کرنے لگتے تب وہ بستی عذاب کی مستحق ہو گئی اس وقت ہمنے اسے اچھی طرح تباہ و

[۱] کیونکہ اس دن تو ہر شخص کے تمام اعمال بھلے بُرے جو کچھ اس نے دُنیا میں کئے ہیں لکھے ہوئے اس کے سامنے موجود اور پیش نظر ہونگے پھر دوسرے کو بتانے کی ضرورت ہی کیا رہی، وہ خود فیصلہ کرے گا کہ اسکو کیا بدلہ ملنا چاہیئے ۱۲

[۲] ولید بن مغیرہ کفار قریش سے کہا کرتا تھا کہ تم لوگ اسلام نہ قبول کرو، میری پیروی کرو، میں تمہارے گناہوں کا بوجھ اپنے سر کے اُوپر لوں گا اسی کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۱۲-۱۲-۱۲

ہر ایک اپنے گناہ کا بوجھ خود اٹھائے گا۔

تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ ۗ

برباد کر دیا اور نوحؑ کے بعد سے (اسوقت تک) ہم نے کتنی امتوں کو ہلاک کر مارا، اور (اے

وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿١٧﴾ مَنْ

رسولؐ) تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے کیلئے کافی ہے (اور گواہ شاہد کی ضرورت

كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ

نہیں) اور جو شخص دنیا کا خواہاں ہو تو ہم جسے چاہتے اور جو چاہتے ہیں اسی میں سرِدست اسے عطا کرتے ہیں

نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا ﴿١٨﴾

(مگر) پھر ہم نے اسکے لیے تو جہنم ٹھہرا ہی رکھا ہے کہ وہ اسمیں بُری حالت سے راندا ہوا داخل ہوگا،

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اور جو شخص آخرت کا متمنی ہو اور اسکے لئے خوب جیسی چاہیئے کوشش بھی کی اور وہ ایماندار بھی

فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ﴿١٩﴾ كُلًّا نُمِدُّ هَٰؤُلَاءِ

ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش مقبول ہوگی (اے رسولؐ) اُن کو اور ان کو (غرض سب

وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ

کو) ہم ہی تمہارے پروردگار کی (اپنی) بخشش سے مدد دیتے ہیں۔ اور تمہارے پروردگار

مَحْظُورًا ﴿٢٠﴾ انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ

کی بخشش تو (عام ہے) کسی پر بند نہیں۔ (اے رسولؐ) ذرا دیکھو تو کہ ہمنے بعض لوگوں کو بعض پر کیسی فضیلت

وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ﴿٢١﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ

دی ہے اور آخرت کے درجے تو یقیناً (یہاں سے) کہیں بڑھ کے ہیں اور وہاں کی فضیلت بھی تو کہیں بڑھکر ہے

اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَخْذُولًا ﴿٢٢﴾ وَ

اور دیکھو کہیں خدا کے ساتھ دوسرے کو (اس کا) شریک نہ بنانا ورنہ تم بُرے حال میں ذلیل رسوا بیٹھے کے بیٹھے

قَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ

رہ جاؤ گے اور تمہارے پروردگار نے تو حکم ہی دیا ہے کہ اُسکے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور

بعض بعض سے افضل ہیں

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ

ماں باپ سے نیکی کرنا اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہونچیں (اور کسی بات

لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ

پر خفا ہوں) تو (خبردار) ان کے جواب میں اُف تک (نہ کہنا) اور نہ جھڑکنا اور (جو کچھ کہنا سُننا ہو تو بہت

لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

ادب سے کہا کرو ۱؎ اور اُن کے سامنے نیاز سے خاکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور (اُن کے حق میں)

رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا

دُعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس طرح ان دونوں نے میرے بچپنے میں میری پرورش کی ہے

صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى

اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما تمہارے دل کی بات تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم (واقعی نیک ہوگے

حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾

(اور بھولے سے اُنکی خطا کی ہے تو وہ تم کو بخشدے گا) کیونکہ وہ تو توبہ کرنے والوں کا بڑا بخشنے والا ہے اور

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ

قرابتداروں ۲؎ اور محتاج اور پردیسی کو ان کا حق دیدو اور (خبردار) فضول خرچی مت کیا کرو کیونکہ فضول خرچی کرنیوالے یقیناً شیطان کے

لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ

بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکری کرنے والا ہے اور تمکو اپنے پروردگار کے فضل وکرم کے انتظار

رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ

میں جس کی تم کو امید ہو (مجبوراً ان غریبوں) سے منہ موڑنا پڑے تو نرمی سے ان کو سمجھا دو اور اپنے ہاتھ کو نہ تو

يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

گردن سے بندھا ہوا (بہت تنگ) کرلو کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل کھولدو کہ سب کچھ دے

فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

ڈالو اور آخر تم کو ملامت زدہ حسرتناک بیٹھنا پڑے اسمیں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار جس کے لئے چاہتا ہے

۱؎ اس کی تفسیر میں وارد ہے کہ تیز نظر سے آنحضرتؐ کی طرف نہ دیکھو اُن کی آواز پر اپنی آواز ان کے ساتھ پر اپنے ہاتھ نہ بلند کرو اُنکے آگے نہ چلو ان کا نام لے کر نہ پکارو اُن کے آگے نہ بیٹھو، ایسا کام نہ کرو جس سے ان کو کوئی گالی دے اگر مومن ہوں تو مغفرت کی اور غیر مومن ہوں تو ہدایت و ایمان کی دُعا کرو۔ ۱۲

۲؎ ابن جریر نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپنے ایک شامی مرد سے پوچھا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ بولا ہاں آپنے پوچھا کیا تو نے سورۂ بنی اسرائیل میں وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حقہٗ نہیں پڑھا ہے اس نے عرض کی یقیناً آپ ہی وہ قرابتدار ہیں جس کے حق دینے کا خدا نے حکم دیا ہے پھر بزاز ابو یعلی، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے حضرت فاطمہؑ کو بلایا اور فدک عطا فرمایا اور یہی روایت ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے بھی بیان کی ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۷۷ سطر ۱۹ و صفحہ ۱۷۷ سطر ۱۵ مطبوعہ مصر اور یہی روایت معارج النبوۃ میں بھی ہے۔ ۱۲

والدین کے جواب میں اُف تک نہ کہو والدین کی تعظیم

رسول کا قرابتدار کون ہے؟

فضول خرچی کرو نہ اپنے اوپر تنگی

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝۳۰

روزی کو فراخ کر دیتا ہے اور جس کی روزی چاہتا ہے تنگ رکھتا ہے اسمیں شک نہیں کہ وہ اپنے بندوں سے بہت

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ

باخبر اور دیکھ بھال رکھنے والا ہے اور (لوگو) مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو (کیونکہ) ان کو اور تم کو

اِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝۳۱ وَلَا تَقْرَبُوا

(سب کو) تو ہم ہی روزی دیتے ہیں؛ بیشک اولاد کا قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے اور (دیکھو) زنا کے پاس

الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝۳۲ وَلَا تَقْتُلُوا

بھی نہ پھٹکنا کیونکہ بیشک وہ بڑی بیحیائی کا کام اور بہت برا چلن ہے اور جس جان کا مارنا خدا

النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا

نے حرام کر دیا ہے اسکو قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (بفتوائے شرع) اور جو شخص ناحق مارا جائے تو ہمنے

فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ

اسکے وارث کو (قاتل پر قصاص کا) قابو دیا ہے تو اسے چاہیئے کہ قتل (خون کا بدلہ لینے) میں زیادتی نہ

كَانَ مَنْصُوْرًا ۝۳۳ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ

کرے بیشک وہ مدد دیا جائے گا (کہ قتل ہی کرے، معاف نہ کرے اور یتیم جب تک جوانی کو پہنچے اسکے مال کے

هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ

قریب بھی نہ جانا، مگر ہاں اس طرح پر کہ (یتیم کے حق میں) بہتر ہو اور عہد کو پورا کرو کیونکہ (قیامت میں)

الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝۳۴ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ

عہد کی ضرور پوچھ گچھ ہوگی، اور جب ناپ تول کر دینا ہو تو پیمانے کو پورا بھر دیا کرو اور (جب تول

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ

کر دینا ہو تو) بالکل ٹھیک ترازو سے تولا کرو (معاملہ میں) یہی (طریقہ) بہتر ہے اور انجام (بھی اس کا)

تَاْوِيْلًا ۝۳۵ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ

اچھا ہے اور جس چیز کا تمہیں یقین نہ ہو (خواہ مخواہ) اسکے پیچھے نہ پڑا کرو (کیونکہ) کان اور

مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مارو
زنا کے قریب بھی نہ جاؤ
کسی کو ناحق قتل نہ کرو
یتیم کا مال نہ کھاؤ
ناپ تول پوری کرو جس کا یقین نہ ہو اسکے پیچھے نہ پڑو

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ﴿٣٦﴾ وَ

آنکھ اور دل ان سب کی (قیامت کے دن) یقیناً باز پرس ہوتی ہے اور دیکھو

لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ

زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو کیونکہ تو (اپنے اس دھماکے کی چال سے) نہ تو زمین کو ہرگز پھاڑ ڈالیگا

وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ

اور نہ (تن کر چلنے سے) ہرگز لمبائی میں پہاڑوں کے برابر پہنچ سکے گا (اے رسولؐ) ان سب

عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ مِمَّا أَوْحٰٓى إِلَيْكَ رَبُّكَ

باتوں میں سے جو بات بُری ہے وہ تمہارے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہے یہ بات تو حکمت کی ان

مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتُلْقٰى فِي

باتوں میں سے ہے جو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس وحی بھیجی، اور خدا کے ساتھ کوئی دوسرا

جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ﴿٣٩﴾ أَفَأَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ

معبود نہ بنانا ورنہ تو ملامت زدہ راندہ ہو کر جہنم میں جھونک دیا جائیگا۔ (اے مشرکین مکہ) کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں

وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا

چن چنکر بیٹے دیئے ہیں اور خود بیٹیاں لی ہیں (یعنے) فرشتے اس میں کوئی شک نہیں کہ تم بڑی (سخت)

عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوا ۚ

بات کہتے ہو، اور ہم نے تو اسی قرآن میں طرح طرح سے بیان کر دیا تاکہ لوگ کسی طرح سمجھیں،

وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا

مگر اس سے تو ان کی نفرت ہی بڑھتی گئی (اے رسولؐ ان سے) تم کہدو کہ اگر خدا کے ساتھ جیسا یہ لوگ

يَقُولُونَ إِذًا لَّابْتَغَوْا إِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾

کہتے ہیں اور معبود بھی ہوتے تو اب تک ان [1] معبودوں نے مالک عرش تک اپنی رسائی کی کوئی نہ کوئی راہ نکالی

سُبْحٰنَهُ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ

ہوتی جو جو بیہودہ باتیں یہ لوگ (خدا کی نسبت) کہا کرتے ہیں وہ ان سے بہت بڑھکے پاک و پاکیزہ اور برتر ہے

[1] مطلب یہ ہے کہ جس طرح یہ مشہور ہے کہ دو بادشاہ دراقلیمے نہ گنجند اسی طرح اگر چند خدا ہوتے تو عرش و کرسی کے مالک خدا سے مقابلہ کا کوئی راستہ نکالتے اور آپس میں لڑتے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ چند خدا کے ہوتے، ایک خدا ہمیشہ ہر بنی سے اپنے کو اکیلا خدا کہلاتا، اور دوسرا دم بخود چپکا بیٹھا دیکھا کرتا۔ ۱۲

ع ۵

اگر کرنہ چلیو قیامت میں آنکھ کان سے بھی سوال ہوگا

چند خدا نہیں ہو سکتے

السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ

ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب) اسکی تسبیح کرتے [1] ہیں اور

شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ

(سارے جہان میں) کوئی چیز ایسی نہیں جو اسکی حمد (وثنا) کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم لوگ انکی تسبیح

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝۴۴ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا

نہیں سمجھتے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا بردبار بخشنے والا ہے اور جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے

بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا

اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے، ایک گہرا پردہ ڈال

مَّسْتُوْرًا ۝۴۵ وَّجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ

دیتے ہیں۔ اور (گویا) ہم خود اُن کے دلوں پر غلاف چڑھا دیتے ہیں تاکہ وہ قرآن

فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ

کو نہ سمجھ سکیں اور (گویا) ہم اُنکے کانوں میں گرانی پیدا کر دیتے ہیں (کہ نہ سُن سکیں) جب تم قرآن میں اپنے

وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝۴۶ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ

پروردگار کا تنہا ذکر کرتے ہو تو کفار اُلٹے پاؤں نفرت کر کے (تمہارے پاس سے) بھاگ کھڑے ہوتے ہیں

بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ

جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو جو کچھ یہ غور سے سنتے ہیں ہم تو خوب جانتے ہیں اور جب یہ لوگ

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۴۷ اُنْظُرْ كَيْفَ

باہم کان میں بات کرتے ہیں تو اس وقت یہ ظالم ایمانداروں سے کہتے ہیں کہ تم تو بس ایک دیوانے آدمی کے پیچھے پڑے

ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۴۸

ہو جس نے کسی نجادو کر دیا ہے (اے رسول) ذرا دیکھو تو یہ (کمبخت) تمہاری نسبت کیسی کیسی پھبتیاں کہتے ہیں تو (اسی وجہ سے) ایسے

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا

گمراہ ہوئے کہ اب (حق کی) راہ کسی طرح پا ہی نہیں سکتے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم (مرنے کے بعد) سڑ گل کر ہڈیاں رہ جائیں گے۔

ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے

[1] ہے اور بالکل سچ ہے

نہ بلبل بہر گشن تسبیح خوانیست
کہ ہر برگے بہ تسبیحش زبانیست

رباعی

ہر گل کے ورق میں رنگ و بو تیری ہے
بلبل کو چمن میں گفتگو تیری ہے
ہر ذرہ ہے تر زبان ثنا میں تیری
ہر شے کو جہاں میں آرزو تیری ہے

جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا

اور ریزہ ریزہ (ہو جائینگے) تو کیا از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑے کئے جائینگے اے رسول تم کہدو کہ تم (مرنیکے بعد) چاہے پتھر

يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ

بنجاؤ یا لوہا یا اور کوئی چیز جو تمہارے خیال میں بڑی (سخت) ہو (اور اسکا زندہ ہونا دشوار ہو وہ بھی ضرور زندہ ہو گی) تو یہ

الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ

لوگ عنقریب ہی تم سے پوچھیں گے کہ بھلا ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا تم کہدو کہ وہی (خدا) جس نے تمکو پہلی مرتبہ پیدا کیا۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾

(جب تم کچھ نہ بتتے) اسپر یہ لوگ تمہارے سامنے سر ہلائیں گے اور کہیں گے (اچھا اگر ہو گا) تو آخر کب تم کہدو

يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ

کہ بہت جلد عنقریب ہی ہو گا جسدن تمہیں خدا (اسرافیل کے ذریعہ سے بلائے گا تو اسکی حمد و ثنا کرتے

لَبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ

ہوئے اسکی تعمیل کرو گے (اور قبروں سے نکلو گے) اور تم خیال کرو گے کہ (مرنیکے بعد قبروں میں) بہت ہی کم ٹھہرے

اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

اور (اے رسول) میرے سچے بندوں (مومنوں) سے کہدو کہ وہ (کافروں سے) بات کریں تو اچھے طریقے سے (سخت کلامی نہ کریں) کیونکہ

كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ

شیطان تو ایسی ہی باتوں سے فساد ڈلواتا ہے اسمیں تو شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے تمہارا پروردگار تمہارے حال سے

يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

خوب واقف ہے، اگر چاہے گا تم پر رحم کریگا اور اگر چاہے گا تم پر عذاب کریگا، اور اے رسول ہمنے تمکو کچھ ان لوگوں کا

عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے اور جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور زمین پر ہیں (سب کو) تمہارا پروردگار خوب جانتا

الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ

ہے اور ہم نے یقیناً بعض [1] پیغمبروں کو بعض پر فضیلت دی، اور ہم ہی نے داؤد کو زبور عطا کی

ع ۱۲

[1] چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت نوح ابراہیم موسیٰ عیسیٰ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور ہمارے رسول ان چاروں سے بھی افضل ہیں۔ ۱۲۔۱۲۔۱۲

بعض انبیاء بعض سے افضل ہیں

وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝٥٥ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

(اے رسول) تم ان سے کہہ دو کہ خدا کے سوا اور جن لوگوں کو معبود سمجھتے ہو انکو (وقت پڑے

مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا

پکار کے تو دیکھو کہ وہ نہ تو تم سے تمہاری تکلیف ہی دفع کر سکتے ہیں اور نہ اس کو بدل

تَحْوِيْلًا ۝٥٦ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى

سکتے ہیں یہ لوگ جن کی مشرکین (اپنا خدا سمجھ کر) عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار

رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ

کی قربت کے ذریعے [1] ڈھونڈھتے پھرتے ہیں کہ (دیکھیں) انہیں سے کون زیادہ قربت رکھتا ہے اور

وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ

اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اسکے عذاب سے ڈرتے ہیں (اسمیں شک نہیں کہ تیرے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی

مَحْذُوْرًا ۝٥٧ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا

چیز ہے) اور کوئی بستی نہیں ہے مگر روز قیامت سے پہلے ہم اسے تباہ و برباد کر چھوڑینگے یا (نافرمانی

قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ

کی سزا میں) اس پر سخت سے سخت عذاب کریں گے (اور) یہ بات

كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝٥٨ وَمَا مَنَعَنَآ

کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی جا چکی ہے ، اور ہمیں معجزات کے بھیجنے سے

اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ

بجز اسکے اور کوئی وجہ مانع نہیں ہوئی کہ اگلوں نے انھیں جھٹلا دیا اور ہمنے قوم ثمود کو

وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا

(معجزے سے) اونٹنی عطا کی جو (ہماری قدرت کی) دکھانیوالی تھی تو ان لوگوں نے اس پر ظلم کیا (یہانتک کہ

نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝٥٩ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ

مار ڈالا) اور ہم تو معجزے صرف ڈرانے کی غرض سے بھیجا کرتے ہیں اور (اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب تم سے

[1] یہ ان لوگوں کا جواب ہے جو حضرت عیسیٰؑ یا حضرت مریمؑ یا فرشتوں کو معبود سمجھتے ہیں مطلب یہ ہے اگر یہ لوگ سچ مچ خدا ہوتے تو پھر اصلی خدا کے تقرب کا ذریعہ کیوں ڈھونڈتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ

ہم نے کہہ دیا کہ تمہارے پروردگار نے لوگوں کو (ہر طرف سے) روک رکھا ہے (کہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے) اور

اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِى

ہمنے جو خواب[1] تم کو دکھلا دیا تھا، تو بس اسی لوگوں (کے ایمان کی آزمائش) کا ذریعہ ٹھہرایا تھا اور (اسی طرح) وہ

الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۠ ﴿۶۰﴾

درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم باوجودیکہ ان لوگوں کو (طرح طرح سے) ڈراتے ہیں مگر ہمارا ڈرانا ہی

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

سخت سرکشی کو بڑھاتا ہی گیا اور جب ہمنے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس وہ (عزازیل)

قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝ ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ

سے (کہنے لگا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے اور (شوخی سے) بولا بھلا دیکھو

هٰذَا الَّذِىْ كَرَّمْتَ عَلَىَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

تو سہی یہی وہ شخص ہے جسکو تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے، اگر تو مجھ کو قیامت تک کی مہلت دے

لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ

تو میں (دعوے سے یہ کہتا ہوں) قدرے قلیل کے سوا اسکی نسل کی جڑ کاٹتا رہونگا خدا نے فرمایا (چل)

تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ ﴿۶۳﴾ وَ

(دور ہو) ان میں سے جو شخص تیری پیروی کریگا تو (یاد رہے کہ) تم سبکی سزا جہنم ہے اور وہ بھی پوری پوری سزا

اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ

اور (اس میں سے جس پر اپنی (چکنی چپڑی) بات سے قابو پا سکے بہکا اور اپنے چیلوں کے (لشکر) سوار

عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَ

اور پیادے (سب) سے چڑھائی کر اور مال اور اولاد[2] میں اُنکے ساتھ ساجھا کرلے اور اُنسے (خوب

الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ ﴿۶۴﴾

جھوٹے) وعدے کر اور شیطان تو اُنسے جو وعدے کرتا ہے دھوکے (کی ٹٹی) کے سوا کچھ ہوتا نہیں۔

ع ۶ ۸ ۶

[1] اس جریر نے سہیل بن سعد سے اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر اور یعلی بن مرہ سے اور ابن مردویہ نے امام حسین علیہ السلام اور ابن عباسؓ اور حضرت عائشہ رضؓ سے اور بیہقی اور ابن عساکر نے سعید بن مسیب سے مختلف الفاظ میں روایت کی ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ وہ خواب ہے جو حضرت رسولؐ نے دیکھا تھا کہ بنی اُمیہ میرے منبر پر اس طرح اُچک رہے ہیں جس طرح بندر اُچکا کرتے ہیں اور اس خواب کے دیکھتے ہی حضرت ایسے غمگین ہوئے کہ آپ اس کے بعد عمر بھر کبھی نہ ہنسے اور جس درخت پر لعنت کی گئی ہے اس سے مروان بن حکم مراد ہے جو حضرت عثمانؓ کا وزیر تھا اور حضرت رسولؐ نے اپنی حیات میں اس کی شرارت و خباثت کی وجہ سے مدینہ سے نکلوا دیا تھا اور اس کو لوگ طرید رسولؐ کہا کرتے تھے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ مطبوعہ مصر۔

ملعون درخت کون ہے؟

حضرت آدم اور شیطان کا قصہ

[2] اولاد میں شیطان کے شریک ہونے کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے زنا کی اور اس سے اولاد ہوئی تو چونکہ یہ شیطانی حرکت تھی اسلئے گویا شیطان بھی شریک ہو گیا یا یہ مطلب ہو کہ حرام مال سے لونڈی خرید کرے اور اس سے اولاد ہو۔ ۱۲

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ۚ وَكَفٰى بِرَبِّكَ

بیشک جو میرے (خاص) بندے ہیں اُنپر تیرا زور نہیں (چل سکتا) اور کارسازی میں تیرا پروردگار کافی ہے،

وَكِیْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ

(لوگو) تمہارا پروردگار وُہ (قادرِ مطلق) ہے جو تمہارے لئے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے۔ تاکہ

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ

تم اسکے فضل و کرم (معاش) کی تلاش کرو اسمیں شک نہیں کہ وہ تمپر بڑا مہربان ہے اور جب سمندر میں

الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ

کبھی تمکو کوئی تکلیف پہنچے تو جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے غائب (غلا) ہو گئے مگر بس وہی (ایک خدا یاد

اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ

رہتا ہے) اس پر بھی جب خدا نے تمکو چھٹکارا دیکر خشکی تک پہنچا دیا تو پھر تم اُسسے مُنہ موڑ بیٹھے اور انسان بڑا

اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا

ہی ناشکرا ہے تو کیا تمکو اسکا بھی اطمینان ہو گیا کہ وہ تمہیں خشکی کی طرف (دھنسا کر) قارون کی طرح زمین

ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ

میں دھنسا دے یا تم پر (قومِ لوط کی طرح) پتھر (کنکر مینہ برسا دے پھر (اسوقت) تم کسی کو اپنا کارساز نہ پاؤ گے) یا تمکو اسکا بھی اطمینان

تَارَةً اُخْرٰى فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ

ہو گیا ہے کہ خدا پھر تمکو دوبارہ اسی سمندر میں لیجائیگا اسکے بعد ہوا کا ایک ایسا جھونکا بھیجے (جہاز کے) پرخچے اُڑا دے تمہیں بھیجے پھر تمہیں

بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدْ

تمہارے کفر کی سزا میں ڈبو مارے پھر تم کسی کو ایسا حمایتی نہ پاؤ گے جو ہمارا پیچھا کرے (اور تمہیں چھڑا لے)

كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

اور ہم نے یقیناً آدم کی اولاد کو عزت دی اور خشکی اور تری میں ان کو (جانوروں کشتیوں کے ذریعہ لے گئے پھرے

الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾ ع

اور انہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں، اور اپنے بہتیرے مخلوقات پر ان کو اچھی خاصی فضیلت دی

انسان بڑا ناشکرا ہے

انسان اکثر مخلوقات سے افضل ہے۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

اُسدن (کو یاد کرو) جب ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں لہ کے ساتھ بلائیں گے تو جس کا نامۂ

بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۱﴾

عمل ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ (خوش خوش) اپنا نامۂ عمل پڑھنے لگیں گے

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ

اور اُن پر ریشہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا اور جو شخص اس (دُنیا) میں (جان بوجھ کر لہ اندھا بنا رہا

اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ

تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہیگا اور (نجات کے) رستہ سے بہت دُور بھٹکا ہوا اور اے رسول ہمنے جو (قرآن) تمہارے پاس

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ

وحی کے ذریعہ سے بھیجا اگرچہ لوگ تو تمہیں اس سے بہکانے ہی لگے تھے تاکہ تم قرآن کے علاوہ پھر (دوسری باتو نکا) افترا باندھو تو

خَلِيْلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ

اور (جب تم یہ کر گزرتے) اسوقت یہ لوگ تم کو اپنا سچا دوست بنا لیتے، اور اگر ہم تمکو ثابت قدم نہ رکھتے

شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ

تو ضرور تم بھی ذرا ذرا جھکنے ہی لگتے اور (اگر تم ایسا کرتے تو) اس وقت ہم تمکو زندگی میں بھی اور مرنے پر

الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنْ كَادُوْا

بھی دوہرے دوہرے (عذاب) کا مزہ چکھا دیتے اور پھر تمکو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار بھی نہ ملتا، اور یہ

لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا

لوگ تو تمہیں (سر) زمین (مکہ) سے دل برداشتہ کرنے ہی لگے تھے تاکہ تمکو وہاں سے (شام کی طرف) نکال دیں

لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ

کریں لہ اور ایسا ہوتا تو تمہارے پیچھے میں یہ لوگ چند روز کے سوا ٹھہرنے بھی نہ پاتے، تم سے پہلے جتنے رسول ہم

اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا

نے بھیجے ہیں انکا برابر یہی دستور رہا ہے اور جو دستور ہمارے (ٹھہرائے ہوئے) ہیں انمیں تم تغیر

لہ ابن مردویہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے اس آیت یوم ندعو کل اناس بامامھم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا یدعی کل قوم بامام زمانھم وکتاب ربھم و سنۃ نبیھم کہ ہر قوم اپنے زمانے کے امام اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائے گا دیکھو تفسیر دُرِّ منثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ سطر ۵ مطبوعہ مصر اس سے بھی صاف ثابت ہے کہ ہر زمانے میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے اور اس بنا پر اس وقت امام عصرؑ کا موجود رہنا بھی ضروری ہوا ۱۲

لہ مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں سمجھ اور عقل رکھ کر اُس سے کام نہ لے اور ہدایت کی باتوں سے چشم پوشی کرے تو آخرت میں بھی اُسے نجات کا رستہ نہ سوجھ پڑے گا ۱۲

لہ فتح مکہ کے روز جب آپ نے خانۂ کعبہ سے کل بتوں کو نکال پھینکا تو کفار قریش نے بہت لجاجت سے کہا کہ ایک بُت جو کوہ مروہ پر ہے اُسے چھوڑ دیجئے اور نہ توڑوائیے آپ نے پہلے تو چھوڑ دینے کا قصد کیا، مگر پھر توڑ دینے کا حکم دے دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

لہ کیونکہ یہودیوں نے کہا تھا کہ جتنے پیغمبر آئے سب شام میں رہے، اگر آپ ←

← سچے پیغمبر ہیں تو تم کو بھی شام ہی میں رہنا چاہیئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ

تبدل نہ پاؤ گے، (اے رسول) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز (ظہر عصر مغرب عشا)

اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴿٧٨﴾

پڑھا کرو اور نماز صبح (بھی) کیونکہ صبح کی نماز پر (دن اور رات دونوں کے فرشتوں کی) گواہی ہوتی

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ

ہے اور رات کے خاص حصہ میں نماز تہجد پڑھا کرو یہ سنت تمہاری (خاص) فضیلت ہے قریب ہے کہ (قیامت

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿٧٩﴾ وَقُلْ رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ

کے دن) خدا تمکو مقام محمود تک پہنچائے اور یہ دعا مانگا کرو کہ اے میرے پروردگار (مجھے جہاں) پہنچا اچھی

صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ

طرح پہنچا اور مجھے (جہاں سے) نکال تو اچھی طرح سے نکال اور مجھے خاص اپنی بارگاہ سے ایک

لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيرًا ﴿٨٠﴾ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

حکومت عطا فرما جس سے (ہر قسم کی) مدد پہنچے اور (اے رسول) کہدو کہ (دین) حق آگیا اور (دین)

الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴿٨١﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ

باطل نیست و نابود ہوا اسمیں شک نہیں کہ باطل مٹنے والا ہی تھا اور ہم تو قرآن میں وہی چیز نازل

الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ

کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے (سراسر) شفا اور رحمت ہے (مگر) نافرمانوں کو تو گھاٹے کے سوا کچھ

الظّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ

بڑھاتا ہی نہیں، اور جب ہم نے آدمی کو نعمت عطا فرمائی تو (اُلٹے) اُس نے (ہم سے) منہ پھیرا اور

وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا ﴿٨٣﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ

پہلوتہی کرنے لگا، اور جب اسے کوئی تکلیف چھو بھی گئی تو مایوس ہو بیٹھا، (اے رسول) تم کہدو

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۖ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدٰى سَبِيلًا ﴿٨٤﴾

کہ ہر ایک اپنے (اپنے) طریقہ پر کارگزاری کرتا ہے پھر تم میں سے جو شخص بالکل ٹھیک سیدھی راہ پر ہے

ع ۸ ۷ ۸

۱؎ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے چلے تو خدا کا یہ حکم پہنچا، غرض آپنے یہ دعا کی اور خدا نے اسے قبول فرمایا اور یوں سچ کر دکھایا کہ جب مکہ فتح ہوا تو آپ خانہ کعبہ میں تشریف لائے اور بتوں سے پاک کیا چنانچہ اُس وقت کے واقعہ کو امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری سے یوں بیان کیا ہے کہ جب ہم مکہ میں رسول اللہ کے ساتھ داخل ہوئے اور خانہ کعبہ میں آئے تو تین سو ساٹھ بت جو خانہ کعبہ کے گرد عرب کے مختلف قبیلوں کے پوجنے کے واسطے نصب تھے حضرت رسول نے اُنکے گرانے کا حکم دیا چنانچہ وہ سب بت گرائے گئے آخر ایک بہت بڑا بت جس کا نام ہبل تھا اور اوپر نصب تھا باقی رہ گیا جب اُسکو آپنے دیکھا تو حضرت علیؓ سے فرمایا تم میرے شانے پر چڑھو، میں تمہارے شانے پر چڑھوں اور اسکو گراؤں حضرت علیؓ نے عرض کی آپ میرے شانے پر سوار ہوں، غرض رسول اللہ حضرت علیؓ کے شانے پر چڑھے تو حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھے اس وقت نبوت کا بار بہت گراں گزرا اور مجھ سے یہ بھی نہیں ممکن تھا کہ آپکو حرکت دے سکوں تب آپ اُتر گئے اور مجھے اپنے شانے پر سوار کیا، غرض جب میں سوار ہوا تو خدا کی قسم میں نے اپنے کو اسقدر بلند پایا کہ اگر چاہتا تو آسمان کو چھو لیتا، سچ ہے ؎

علیؓ بروش احمد چشم بد دور
عیاں شد منی نور علیٰ نور

آخر میں نے ہبل کو اُکھاڑ کر زمین پر پھینکا اور حضرت رسولؐ نے فرمایا۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

ع ۹ ۷ ۹

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ

تمہارا پروردگار (اسکے) خوب واقف ہے) اور (اے رسولؐ) تم سے لوگ روح کے بارے میں سوال کرتے

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۸۵ وَلَئِنْ شِئْنَا

ہیں تم (انکے جواب میں) کہہ دو کہ روح (بھی) میرے پروردگار کے حکم سے (پیدا ہوئی ہے) اور تمکو بہت ہی

لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ

تھوڑا سا علم دیا گیا ہے (اسکی حقیقت نہیں سمجھ سکتے) اور (اے رسولؐ) اگر ہم چاہیں تو جو (قرآن) ہمنے تمہارے پاس

بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝۸۶ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ

وحی کا ذریعہ بھیجا ہے (دُنیا سے) اُٹھالے جائیں پھر تم اپنے واسطے ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پاؤ گے مگر یہ

كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝۸۷ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ

صرف تمہارے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اُسنے ایسا کیا) اس میں شک نہیں کہ اسکا تمپر بڑا فضل (وکرم) ہے اے رسولؐ تم کہدو

وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ

کہ اگر (ساری دُنیا جہان کے) آدمی اور جن اس بات پر اکٹھے ہوں کہ اس قرآن کا مثل لے آئیں تو (غیر ممکن)

بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝۸۸ وَلَقَدْ

اس کے برابر نہیں لا سکتے اگرچہ (اس کوشش میں) ایک کا ایک مددگار بھی بنے اور ہم نے

صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ فَاَبٰٓى

تو لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے اس قرآن میں ہر قسم کی مثلیں اوّل بدل کے بیان کر دیں اس پر

اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝۸۹ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

بھی اکثر لوگ بغیر ناشکری کئے نہیں رہتے اور (اے رسول کفار مکہ نے) تمسے کہا کہ جب تک تم ہمارے

حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝۹۰ اَوْ تَكُوْنَ

زمین سے (چشمہ نہ) بہا نکالو گے ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یا (یہ نہیں تو) کھجوروں اور

لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ

انگوروں کا تمہارا کوئی باغ ہو اس میں تم بیچ بیچ میں نہریں جاری کر کے دکھا دو یا جیسا تم گمان

(بقیہ حاشیہ ص۴۶۲) کان (ذھوقا) اُس کے بعد میں آپ کے شانے سے کود پڑا تو مجھے ذرا بھی کوئی تکلیف نہ ہوئی، ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۱۵ مکہ کے کفار قریش نے حضرت رسولؐ کے مبعوث ہونے کے بعد نضر بن حارث ابی بن خلف اور عتبہ بن ابی معیط کو مدینے کے یہودیوں کے پاس حضرت کے حالات دریافت کرنے کو بھیجا اُن پر یہودیوں نے جواباً کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ پیغمبر آخر الزمان کے ظہور کا زمانہ قریب ہے اور جو باتیں تم لوگ اسکی بیان کرتے ہو اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص پیغمبر ہے تم لوگ اسکا اُن امتحان کرو کہ اُس سے پوچھو کہ سابق زمانے میں جو چند جوان گم ہو گئے تھے اُن کا قصہ کیا ہے اور روح کیا چیز ہے اگر وہ روح کی حقیقت کچھ بتادے تو جھوٹا سمجھنا ورنہ وہ ضرور سچا پیغمبر ہے، غرض وہ لوگ مکہ میں واپس آئے اور مشورہ کر کے آپ سے سوال کیا، آپ نے فرمایا میں کل جواب دوں گا، آخر جوانوں کے بارے میں تو یہ جواب ملا۔ اِنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا جو سورہ کہف میں مذکور ہے اور روح کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

تمام جن وانس مل کر بھی قرآن کا مثل نہیں لا سکتے

خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ ۹۱ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا

رکھتے تھے ہم پر آسمان ہی کو ٹکڑے (ٹکڑے) کر کے گراؤ یا خدا اور فرشتوں کو (اپنے قول

كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝ ۹۲ اَوْ يَكُوْنَ

کی تصدیق میں ہمارے سامنے) گواہی میں لا کر کھڑا کر دیا تمہارے (رہنے کے لیے

لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ۭ وَ

کوئی طلائی محل سرا ہو ، یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور جب تک تم ہم پر

لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا

(خدا کے ہاں سے ایک) کتاب نہ نازل کرو گے کہ ہم اسے خود پڑھ بھی لیں اس وقت تک

نَّقْرَؤُهٗ ۭ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا

ہم تمہارے (آسمان پر چڑھنے کے بھی قائل نہ ہونگے (اے رسول) تم کہدو کہ سبحان اللہ میں

رَّسُوْلًا ۝ ۹۳ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ

ایک آدمی (خدا کے) رسول کے سوا آخر اور کیا ہوں (جو یہ بیہودہ باتیں کرتے ہو) اور جب لوگوں کے پاس

الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ ۹۴

ہدایت آچکی تو اُن کو ایمان لانے سے اسکے سوا اور کسی چیز نے نہ روکا کہ وہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ

آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے (اے رسول) تم کہدو کہ اگر زمین پر فرشتے (بسے ہوئے) ہوتے کہ اطمینان

مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا

سے چلتے پھرتے تو ہم ان لوگوں کے پاس فرشتہ ہی کو رسول بنا کر نازل کرتے (اے رسول) تم کہدو

رَّسُوْلًا ۝ ۹۵ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَ

کہ ہمارے تمہارے درمیان گواہی کے واسطے بس خدا کافی ہے اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے

بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ ۹۶

بندوں کے حال سے خوب واقف اور دیکھتا رہتا ہے۔

کفار کی ایک اور تجویز

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ

اور خدا جس کی ہدایت کرے ہدایت یافتہ ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑ دے تو (یاد رکھو کہ) پھر

لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى

اس کے سوا کسی کو اس کا سرپرست نہ پاؤ گے اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو منہ کے

وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا

بل اوندھے اندھے اور گونگے اور بہرے قبروں سے اٹھائینگے۔ تو انکا ٹھکانا جہنم ہے کہ جب کبھی بجھنے

خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا

کو ہوگی تو ہم ان لوگوں پر (اسے) اور بھڑکا دینگے۔ یہ سزا انکی اسوجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ

آیتوں سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ جب ہم (مرنے کے بعد سڑ گل کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائینگے تو کیا

خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

پھر ہم از سر نو پیدا کر کے اٹھائے جائینگے، کیا ان لوگوں نے اس پر بھی نہیں غور کیا کہ وہ خدا جسنے سارے

وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ

آسمان اور زمین بنائے اس پر بھی (ضرور) قادر ہے کہ انکے ایسے آدمی دوبارہ پیدا کرے اور اسنے ان (کی

اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ قُلْ لَّوْ

موت) کی ایک میعاد مقرر کر دی ہے جس میں ذرا بھی شک نہیں اسپر بھی یہ ظالم انکار کئے بغیر نہ رہے (اے

اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ

رسول اُنسے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے بھی تمہارے اختیار میں ہوتے تو

الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى

بھی تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے (انکو) بند رکھتے اور آدمی بڑا ہی تنگدل ہے اور ہم نے یقیناً موسےٰ کو

تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔـلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِذْ جَاۗءَهُمْ فَقَالَ

کھلے ہوئے نو معجزے عطا کئے تو (اے رسول) بنی اسرائیل سے (یہی) پوچھ دیکھو کہ جب موسےٰ انکے پاس

ع ۱۱

حضرت موسیٰ کو نو معجزے عطا ہوئے

سلہ ایک روایت میں ہے کہ وہ نو معجزے یہ تھے، عصا، ید بیضا، قحط، طوفان، ٹڈی، جوں، مینڈک، خون اور میووں کی کمی اس کی تفصیل دیکھو، پارہ نہم سورہ اعراف صفحہ ۲۶۴ - ۱۲

لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ

آئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ اے موسیٰ میں تو سمجھتا ہوں کہ کسی نے تم پر جادو کر کے دیوانہ بنا دیا ہے موسیٰ

لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

نے کہا تم یہ ضرور جانتے ہو کہ یہ معجزے سارے آسمان و زمین کے پروردگار نے نازل کئے

بَصَآىِٕرَ ۚ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ

(اور وہ بھی لوگوں کی سوجھ کی باتیں ہیں اور اے فرعون میں تو خیال کرتا ہوں کہ تم پر شامت آئی

یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾

ہے پھر فرعون نے یہ ٹھان لیا کہ بنی اسرائیل کو (سرزمین (مصر) سے نکال باہر کرے تو ہم نے فرعون اور جو لوگ اسکے ساتھ تھے سب کو ڈبو مارا۔

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا

اور اُسکے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ (اب تم ہی) اس ملک میں (خوب آرام سے) رہو سہو پھر جب

جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ

آخرت کا وعدہ آپہنچے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر لے آئینگے۔ اور (اے رسول) ہمنے اس قرآن کو بالکل ٹھیک

وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَ

نازل کیا اور بالکل ٹھیک[1] نازل ہوا اور تمکو تو ہمنے (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانیوالا (رسول) بنا کر

قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ

بھیجا ہے اور قرآن کو ہمنے تھوڑا تھوڑا کر کے اسلئے نازل کیا کہ تم لوگوں کے سامنے (حسب ضرورت) مہلت دیدیکر اسکو پڑھ دیا کرو اور اسیوجہ سے

تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

ہم نے اسکو رفتہ رفتہ نازل کیا تم کہدو کہ خواہ تم اسپر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ اسمیں شک نہیں کہ جن لوگوں کو اُسکے قبل ہی

الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ

(آسمانی کتابوں کا) علم عطا کیا گیا ہے۔ اُنکے سامنے جب پڑھا جاتا ہے۔ تو ٹھڈیوں سے (منہ کے بل)

سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا

سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ بیشک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا

[1] مطلب یہ ہے اس میں جتنی باتیں ہیں سب ٹھیک اور مطابق واقع ہیں اور خدا ہی کا نازل کیا ہوا ہے اور جس طرح خدا نے نازل کیا اسی طرح رسول کے پاس بلا کم و کاست پہنچا راہ میں کسی قسم کی کمی خرابی واقع نہیں ہوئی۔ ۱۲ - ۱۲ ۱۲

لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ

اور یہ لوگ (سجدے کیلئے) منہ کے بھل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں اور یہ قرآن انکی خاکساری کو بڑھاتا جاتا ہے (آرسول ۱۶)

خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا

(اُنسے) کہہ دو کہ (تمکو اختیار ہے) خواہ اُسے اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو (غرض) جس نام کو بھی پکارو

تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

اُس کے تو سب نام اچھے (سے اچھے) ہیں اور (اے رسول) نہ تو اپنی نماز بہت چلا کر پڑھو۔

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ

اور نہ بالکل چپکے سے بلکہ اُسکے درمیان ایک اوسط طریقہ اختیار کر لو اور کہو کہ ہر طرح کی تعریف اسی خدا کو

لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي

(سزاوار) ہے۔ جو نہ تو کوئی اولاد رکھتا ہے اور نہ (سارے جہان کی) سلطنت میں اُس کا کوئی ساجھی

الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

دار ہے اور نہ اُسے کسی طرح کی کمزوری ہے کہ کوئی اس کا سرپرست ہو اور اسی کی بڑائی اچھی طرح کرتے رہا کرو۔

اٰیاتُھا ۱۱۰ | (۱۸) سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ (۶۹) | رُکوعاتُھا ۱۲

سورۂ کہف ۱۵ مکہ میں نازل ہوا اور اُس کی ایک سو دس ۱۱۰ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر کتاب (قرآن) نازل کی اور

يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؕ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا

اسمیں کسی طرح کی کجی (خرابی) نہ رکھی (بلکہ) ہر طرح سے سیدھ تاکہ جو سخت عذاب خدا کی بارگاہ سے کافروں پر نازل ہونیوالا ہے

مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

اس سے لوگوں کو ڈرائے اور جو مومنین نے اچھے اچھے کام کئے ہیں ان کو اس بات کی خوشخبری دے کہ ان

سجدۃ تلاوت

۱۵ اس سورہ کے بعض امور تمدنی و اخلاقی یہ ہیں حمد قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، خدا کی کوئی اولاد نہیں، اصحاب کہف کا قصہ، ہر کام کے واسطے انشاءاللہ ضرور کہو، صبر کی تلقین، جنت و نار کی کیفیت، مومن و کافر کی تشبیہ، زندگانی دنیا کی مثال، نامۂ اعمال کا ذکر، کفار کی حسرت، حضرت آدم و ابلیس کا قصہ، ذوالقرنینؑ کا قصہ، سد سکندری، قیامت کا تذکرہ، کلمات خدا کی انتہا نہیں، وغیرہ ۱۲

ع ۱۱ ۱۲

اٰیاتُھا ۱۱۰ رکوعاتُھا ۱۲ حروفُھا ۱۳۰۵ کلماتُھا ۱۳۰

خدا کے سب نام اچھے ہیں

متوسط آواز سے نماز پڑھو

قرآن مُنزل من اللہ ہے

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ۲ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ

کے لئے بہت اچھا اجر (و ثواب) موجود ہے جس میں وہ ہمیشہ (باطمینان تمام) رہیں گے اور جو لوگ

اَبَدًا ۙ۳ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ۴

اس کے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے ان کو (عذاب سے) ڈراؤ نہ تو انہی کو اس کی کچھ خبر ہے

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً

اور نہ ان کے باپ داداؤں ہی کو تھی (یہ) بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۙ۵

یہ لوگ جھوٹ کے سوا (کچھ اور) بولتے ہی نہیں، تو

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

(اے رسولؐ) اگر یہ لوگ اس بات کو نہ مانیں تو شاید تم مارے افسوس کے ان کے پیچھے اپنی

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۙ۶ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ

جان دے ڈالو گے جو کچھ روئے زمین پر ہے ہمنے اسے اسکی زینت (رونق)

زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۙ۷ وَاِنَّا

قرار دی تاکہ ہم لوگوں کا امتحان لیں کہ ان میں سے کون سب سے اچھے چلن کا ہے اور پھر ہم

لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ؕ۸ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ

(ایک نہ ایک دن) جو کچھ بھی اس پر ہے (سب کو نابود کر کے) چٹیل میدان بنا دینگے (اے رسولؐ) کیا تم خیال کرتے

اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۙ۹ اِذْ

ہو کہ اصحاب کہف و رقیم (کھوہ اور تختی والے) ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک عجیب (نشانی)

اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا

تھے کہ (اکبارگی) کچھ جوان غار میں آپہنچے اور دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنی بارگاہ سے

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۙ۱۰

رحمت عطا فرما اور ہمارے واسطے ہمارے کام میں کامیابی عنایت کر (تب) ہم نے

اصحاب کہف کا قصہ

لہ یہ کچھ آدمی تھے اور اُن کے نام یہ تھے:- کملینا، سارنیوس تملیخا، مرطوس، نینوس دریونس اور جس شہر میں یہ لوگ رہتے تھے نام اس کا افسوس تھا اور انکا بادشاہ دقیانوس تھا اور لوگوں کو بتوں کی پرستش پر مجبور کرتا تھا، اور جو پرستش نہ کرتا مارا جاتا، اور شہر کے دروازے پر بھی دربان معین تھے کہ جو شہر سے باہر نکلے پہلے بتوں کو سجدہ کرے اور یہ لوگ باایمان اور یکتا خدا کی عبادت کرنے والے تھے جب ان لوگوں نے یہ کیفیت دیکھی اور اپنے کو ہر طرح مجبور پایا کہ یا جان دیں یا بتوں کو پوجیں تو آخر ایک دن شکار کے بہانے چپکے سے باہر نکلے جب آبادی سے دُور ہوئے تو ایک چرواہے پر نظر پڑی جس کا نام مشولینوس تھا ان لوگوں نے اس کو ہدایت کر کے اپنا ساتھی بنانا چاہا مگر وہ ان کے کہنے میں نہ آیا، غرض ان لوگوں نے اسے بھی چھوڑا اور آگے بڑھے تو اس کا کتا جس کا نام قطمیر تھا ان کے ساتھ ہو لیا۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝١١ ثُمَّ

کئی برس تک غار میں اُن کے کانوں پر پردے ڈال دیئے (اُنھیں سُلا دیا۔ پھر ہمنے

بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝١٢

انھیں چونکایا تاکہ ہم دیکھیں کہ دو گروہوں میں سے کسی کو (غار میں) ٹھہرنے کی

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا

مدت خوب یاد ہے (اے رسول اب) ہم اُنکا حال تم سے بالکل ٹھیک تحقیقاً بیان کرتے

بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝١٣ وَّرَبَطْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا

ہیں، وہ چند جوان تھے کہ اپنے (سچے) پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہمنے اُنکی سوچ سمجھ اور زیادہ کر دی اور

فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ

ہمنے اُنکے دلوں پر (صبر و استقلال کی) گرہ لگا دی (کہ جب دقیانوس بادشاہ نے کفر پر مجبور کیا) تو اٹھ کھڑے

دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝١٤ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا

ہوئے (اور بے تامل) کہنے لگے ہمارا پروردگار تو بس سارے آسمان و زمین کا مالک ہے ہم تو اسکے سوا کسی معبود کی ہرگز

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ

عبادت نہ کرینگے اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہمنے عقل سے دور بات کہی (افسوس ایک) یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں

بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ۝١٥ وَاِذِ

کہ جنھوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود بنائے ہیں (پھر) یہ لوگ (ان کے معبود ہونے کی کوئی صریحی دلیل کیوں نہیں پیش

اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ

کرتے اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اس سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا (پھر باہم کہنے لگے کہ جب تم نے ان لوگوں سے اور خدا کے

يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ

سوا جن معبودوں کی یہ لوگ پرستش کرتے ہیں انسے کنارہ کشی کر لی تو چلو (فلاں) غار میں جا بیٹھو تمھارا پروردگار اپنی رحمت تم

مِّرْفَقًا ۝١٦ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ

پر وسیع کر دیگا اور تمھارے کام میں تمھارے لیے آسانی کے سامان مہیا کر دیگا (غرض یہ ٹھان کر غار میں جا پہنچے) کہ جب

لہ غرض جب یہ لوگ اس میدان کو طے کر چکے تو دقیانوس بادشاہ کو انکے بھاگ جانے کی خبر اور وجہ معلوم ہوئی تو اُسنے چند سواروں کے ساتھ اُن کا پیچھا کیا جب ان لوگوں نے سواروں کو دیکھا تو خوف کے مارے پہاڑ کی ایک کھوہ میں جا چھپے اور بیساختہ انکی زبان سے نکلا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ غرض اُن کا اس کھوہ میں جانا تھا کہ خدا نے ان پر نیند کو غالب کر دیا کہ سب کے سب سو گئے اور کتا غار کے باہر آگے کے دونوں پاؤں پھیلا کر بیٹھ رہا چونکہ یہ لوگ کھوہ میں جا چھپے اسی وجہ سے انھیں اصحاب کہف کہتے ہیں آخر جب دقیانوس اس غار کے پاس پہنچا تو اپنے وزیر سے جس کا نام داریوس تھا اور باطن میں باایمان تھا کہنے لگا تو غار کے اندر جا اور ان کا حال دیکھ کہ کیا ہے۔ داریوس نے اندر جا کر ہر چند لوگوں کو پکارا مگر آواز نہ آئی تو اس کو بھی چونکہ ان کی نجات منظور تھی کہنے لگا وہ لوگ سب کے سب تیرے خوف سے مر گئے یہ سنکر دقیانوس خوش ہو گیا اور حکم دیا کہ غار کے دروازے کو بند کر دو، داریوس نے ایک تختی پر ان لوگوں کے نام اور نسب اور بھاگنے کا تاریخ لکھ کر غار کے دروازے پر لٹکا دی اسی وجہ سے ان کو اصحاب رقیم بھی کہتے ہیں، کیونکہ رقیم کے معنے تختی کے ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲

ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ

سورج نکلتا ہے تو تو دیکھے گا کہ وہ ان کے غار سے داہنی طرف جھک کے نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے

وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

تو اُن سے بائیں طرف کترا جاتا ہے اور وہ لوگ (مزے سے) غار[1] کے اندر ایک وسیع جگہ میں (لیٹے) ہیں یہ خدا

فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝۱۷

(کی قدرت) کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی) ہے جسکو خدا ہدایت کرے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسکو گمراہ کرے تو پھر اسکا

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۚ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ

کوئی سرپرست راہنما ہرگز نہ پاؤ گے اور تو انکو سمجھے گا کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ (گہری نیند میں) سو رہے ہیں اور ہم

وَذَاتَ الشِّمَالِ ۡ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ

کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف انکی کروٹیں بدلوا دیتے ہیں اور انکا کتا اپنے آگے کے دونوں پاؤں پھیلائے

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ

چوکھٹ پر ڈٹا بیٹھا ہے (ان کی یہ حالت ہے کہ) اگر کہیں تو اُن کو جھانک کر دیکھے تو اُلٹے پاؤں ضرور بھاگ کھڑا

رُعْبًا ۝۱۸ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ

ہو اور تیرے دل میں دہشت سما جائے اور (جسطرح اپنی قدرت سے انکو سُلایا) اسی طرح (اپنی قدرت سے) ان کو

قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ

(جگا) اٹھایا تاکہ آپس میں کچھ پوچھ گچھ کریں (غرض) انمیں ایک بولنے والا بول اُٹھا، کہ بھئی اس غار میں (تم کتنی

يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ

مدت ٹھہرے) کہنے لگے (اے ٹھہرے کیا بس) ایکدن یا ایکدن سے بھی کم (اسکے بعد) کہنے لگے کہ جتنی دیر تم غار میں ٹھہرے

بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا

اسکو تمہارا پروردگار ہی کچھ تم سے بہتر جانتا ہے (اچھا) تو اب اپنے میں سے کسی کو اپنا یہ روپیہ دیکر شہر کی طرف بھیجو تو وہ

فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝۱۹

(جاکر) دیکھ بھال لے کہ وہاں کا کونسا کھانا بہت اچھا ہے، پھر اسمیں سے (بقدر ضرورت) کھانا تمہارے واسطے لے

[1] غرض یہ لوگ غار میں سوئے تو سوئے اب کاہے کو اٹھتے، تین سو نو برس تک سوتے رہے اسی اثنار میں دقیانوس کا زمانہ بھی ہو گیا وہ مرا اور اس کے بعد کئی بادشاہ ہوئے جب یہ لوگ اٹھے تو دروازہ بند پایا متحیر ہوئے کہ کیونکر کھولیں تو ان میں سے ایک شخص نے بارگاہ خدا میں یہ عرض کی کہ میں نے ایک روز مزدور کو ایک کام کے واسطے رکھا وہ آدھا دن کام کر کے چلا گیا جب میں اس کو دن بھر کی مزدوری دینے لگا تو اُسنے نہ لی خفا ہو کر چلا گیا تو میں نے اس کی مزدوری سے ایک گائے کا بچہ خرید کر گلہ میں چھوڑ دیا اس کی نسل بڑھی اور کئی ہو گئے کچھ عرصہ کے بعد جب وہ مزدور پریشان اور تنگدست ہوا تو میرے پاس مزدوری مانگنے آیا، تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کے صحرا میں پہنچا دیا اور کہا کہ یہ کلہ تیرا مال ہے، وہ بولا تم مجھ سے دل لگی کرتے ہو آخر میں نے قسم کھائی اور پورا قصہ اس سے بیان کیا تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا خدا وندا اگر یہ کام میں نے خاص تیری رضا کے واسطے کیا تھا تو اس کا دروازہ کھولدے اس کہنے کے ساتھ ہی غار کا ایک تہائی دروازہ کھل گیا۔۱۲

ع ۱۲ ۵

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بان الثانیۃ من النصف الاول والاخر الثانیۃ من النصف الاخیر ۱۲

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ

آئے اور اسے چاہیئے کہ وہ آہستہ چپکے سے آجائے اور کسی کو تمہاری خبر[1] نہ ہونے دے اس میں شک نہیں کہ اگر

مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

ان لوگوں کو تمہاری اطلاع ہوگئی تو بس پھر تمکو سنگسار ہی کر دینگے یا پھر تمکو اپنے دین کی طرف پھیر کر لے جائیں گے اور اگر

لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ

ایسا ہوا تو پھر تم کبھی کامیاب نہ ہوگے اور ہمنے یوں انکی قوم کے لوگونکو انکی حالت پر اطلاع کرائی تاکہ وہ لوگ دیکھ لیں کہ خدا

اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ

کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور یہ (بھی سمجھ لیں کہ قیامت (کے آنے) میں کچھ بھی شبہہ نہیں اب (اطلاع ہونے کے بعد انکے

رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ

بارہ میں لوگ باہم جھگڑنے لگے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ان (کے غار) پر (بطور یادگار) کوئی عمارت بنادو انکا پروردگار تو انکے

عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ

حال سے خوب واقف ہے اور انکے بارہ میں جن مومنین کی رائے غالب رہی انھوں نے کہا کہ ہم تو انکے غار پر ایک مسجد بنائینگے

يَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

قریب ہے کہ لوگ (انصار اے نجران) کہینگے کہ وہ تین آدمی تھے چوتھا ان کا کتا تھا ہے اور کچھ لوگ (عاقب وغیرہ) کہتے ہیں کہ پانچ

سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ

آدمی تھے چھٹا انکا کتا تھا ہے (یہ سب غیب میں ٹکل لگاتے ہیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سات آدمی ہیں اور آٹھواں

اِلَّا قَلِيْلٌ ۣ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ

انکا کتا ہے اے رسول تم کہدو کہ انکا شمار میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے ان (کی گنتی) کو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں تو اے رسول

فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَاْيْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ۙ

تم ان لوگوں سے اصحاب کہف کے بارہ میں سرسری گفتگو کے سوا زیادہ نہ جھگڑو اور انکے بارہ میں ان لوگوں میں سے کسی سے کچھ پوچھو

ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا

بھی نہیں اور کسی کام کی نسبت یہ کہا کرو کہ میں کل کروں گا مگر انشاء اللہ کہہ کر اور اگر انشاء اللہ کہنا بھول جاؤ تو جب یاد آئے اپنے

[1] جب تنہائی دروازہ کھل گیا تو دوسرے نے کہا کہ قحط کے زمانہ میں ایک خوبصورت عورت میرے پاس گیہوں لینے آئی۔ میں نے اس سے ناجائز مطلب حاصل کرنے کی خواہش کی یہ سُنکر واپس چلی گئی اور راضی نہ ہوئی پھر دوبارہ آئی میں نے وہی سوال کیا وہ پھر واپس چلی گئی غرض اسی طرح جب وہ چوتھی بار آئی تو وہ بہت بیقراری اور مجبوری سے راضی ہوگئی جب میں نے ارادہ کیا تو وہ کانپنے لگی، میں نے سبب پوچھا تو بولی خدا سے ڈرتی ہوں، یہ سنتے ہی میں نے فوراً توبہ کی اور اس کو غلہ دیکر رخصت کیا خداوندا اگر یہ میرا کام محض تیری خوشی کے لئے تھا تو اس کا دروازہ کھول دے اس کے ساتھ دو تہائی دروازہ کھل گیا تب تیسرے نے کہا کہ میرے والدین بوڑھے تھے میں ایک شب ان کے واسطے دودھ لے گیا تو دیکھا وہ سو رہے ہیں میں نے تکلیف کے خیال سے اُن کو نہ جگایا اور صبح تک انتظار میں کھڑا رہا اور اپنے گوسفندوں کی بڑھائی کا بھی کچھ خیال نہ کیا، خداوندا اگر یہ کام میرا فقط تیری خوشی کے واسطے تھا تو دروازہ کھول دے اسی وقت پورا دروازہ کھل گیا اور غار میں روشنی ہوئی، اسکے بعد باہم مشورہ ہوا کہ ایک شخص شہر میں جاکر کچھ کھانے کو لائے مگر اس طرح کہ کسی کو خبر نہ ہو اور اس خیال میں تھے کہ یہ لوگ ایک دن یا اس سے بھی کم سوئے، تملیخا دقیوس درہم لے کر شہر میں آئے۔ شہر کو دیکھا تو تعجب سے کہنے لگے اللہ ایک دن میں اس شہر کا حال اس قدر متغیر ہوگیا۔ ۱۲

نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ

پروردگار کو یاد کر لو (انشاء اللہ کہہ لو) اور کہو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے ایسی بات کی ہدایت فرمائے جو

هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ

رہنمائی میں اس سے بھی زیادہ قریب ہو، اور اصحاب کہف لہ اپنے غار میں نو اوپر تین سو برس رہے (اے رسولؐ اگر

سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۖ

وہ لوگ اس پر بھی نہ مانیں) تو تم کہہ دو کہ خدا ان کے ٹھہرنے کی مدت سے بخوبی واقف ہے،

لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ

سارے آسمان اور زمین کا غیب اسی کے واسطے خاص ہے (اللہ اکبر) وہ کیسا دیکھنے والا اور کیا

مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ

ہی سننے والا ہے اسکے سوا ان لوگوں کا کوئی سرپرست نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو اپنا دخیل نہیں بناتا اور

أَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ

(اے رسولؐ) جو کتاب تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کے ذریعے سے نازل ہوئی ہے اسکو پڑھا کرو اس کی

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾

باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا، اور تم اسکے سوا کوئی کہیں ہرگز پناہ کی جگہ (بھی) نہ پاؤ گے، اور (اے رسولؐ)

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ

جو لوگ اپنے پروردگار کی صبح سویرے اور جھٹ پٹے وقت شام کو یاد کرتے ہیں اور اسی کی خوشنودی کے

وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ ۚ

خواہاں ہیں اُن کے ساتھ تم خود (بھی) اپنے نفس پر جبر کرو اور اُنکی طرف سے اپنی نظر (تو) ہرگز نہ پھیرو کہ تم دُنیا

تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا

میں زندگی کی آرائش چاہنے لگو اور جس کے دل کو ہمنے (گویا خود) اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور

قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ﴿٢٨﴾

وہ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے پڑا ہے اور اس کا کام لہ سراسر زیادتی ہے اسکا کہنا ہرگز نہ ماننا،

لہ تملیخا جب بازار میں آئے تو نہ یہ کسی کو پہچانتے تھے نہ انکو کوئی دوسرا، جب نانبائی کی دوکان پر پہنچے اور اسکو دقیانوسی درہم دیئے تو نانبائی نے کہا تم نے خزانہ کہاں پایا، وہ بولے کہیں نہیں، یہ سنکر کچھ لوگ جمع ہو گئے اور اُن کو قاضی کے پاس لے گئے جس کا نام فسطوس تھا، قاضی نے درہموں کا حال پوچھا تو وہ بولے میں اپنے باپ کے گھر سے فلاں روز لے گیا تھا یہ سنکر وہ متحیر ہوا، آخر لوگ ان کو بادشاہ کے پاس لے چلے تو یہ رونے لگا کہ مجھے دقیانوس کے پاس نہ لے جاؤ وہ مجھے مار ڈالے گا لوگوں نے پوچھا دقیانوس کون؟ کہنے لگا شہر کا بادشاہ، لوگوں نے کہا تو دیوانہ ہوا ہے اس کو مدت ہوئی جہنم واصل ہوا، اب اسکا پتہ کہاں اب تو فلاں شخص بادشاہ ہے جو دیندار اور حضرت عیسٰےؑ کے دین کا پابند ہے، غرض اُس کو بادشاہ کے پاس لے گئے وہاں انہوں نے اپنا پورا قصہ بیان کیا تو بادشاہ نے علماء کو بلایا اور تملیخا کے ساتھ غار کے پاس آیا تو تختی پر ان لوگوں کے نام دیکھے تملیخا اندر گئے اور اپنے ساتھیوں سے اپنا حال بیان کیا، ان لوگوں نے یہ سنکر سجدے میں یہ دُعا کی، خداوندا پھر ہم پر نیند کو غالب کر دے غرض وہ لوگ پھر سو رہے بادشاہ کچھ دیر بعد خود اندر گیا تو ان کو سوتا پایا بادشاہ کے ساتھیوں نے ان کی تعداد میں اختلاف کیا، جس نے جو دیکھا بیان کیا غرض وہ سوئے تو پھر ایک مرتبہ حضرت رسولؐ کے زمانے میں چونکے اور پھر سو رہے تو اب رجعت کے وقت جب امام آخر الزمانؑ ظہور فرمائیں گے اس وقت جاگیں گے، اور حضرت کا ساتھ دیں گے، واللہ اعلم۔ ۱۲

(حاشیہ لہ صفحہ نمبر ۴۷۳ پر دیکھیں)

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ

اور اے رسول! تم کہہ دو کہ سچی بات (کلمہ توحید) تمہارے پروردگار کیطرف سے نازل ہو چکی ہے بس جو چاہے مانے اور

شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ

جو چاہے نہ مانے (مگر) ہمنے ظالموں کے لئے وہ آگ (دہکا کے) تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انھیں

بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ

گھیر لیں گی اور اگر وہ لوگ دوہائی دیں گے، تو اُن کی فریاد رسی کھولتے ہوئے پانی سے کی جائے گی

يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ۝۲۹

جو مثل پگھلے ہوئے تانبے کے ہوگا (اور) وہ منہ کو بھون ڈالے گا کیا بُرا پانی ہے اور جہنم بھی کیا بُری

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ

جگہ ہے اسمیں شک نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کرتے رہے تو ہم ہرگز اچھے کام والے

مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝۳۰ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ

کے اجر کو اکارت نہیں کرتے یہ وہی لوگ ہیں جن کے رہنے سہنے کے لئے سدا بہار (بہشت کے) باغات

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ

ہیں ان کے (مکانات کے) نیچے نہریں جاری ہونگی وہ ان باغات میں دمکتے ہوئے کنڈے کنگن [1] سے

مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ

سنوارے جائیں گے اور انھیں باریک ریشم (کریپ) اور دبیز ریشم (بافتے) کے دھانی جوڑے پہنائے

وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا عَلَي الْاَرَاۗىِٕكِ ۭ نِعْمَ

جائیں گے اور تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہونگے۔ کیا ہی اچھا بدلہ ہے اور (بہشت بھی) آسائش

الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝۳۱ۚ وَاضْرِبْ لَهُمْ

کی (کیسی اچھی جگہ ہے۔ اور (اے رسولؐ) ان لوگوں سے اُن دو

مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ

شخصوں کی مثل بیان کرو کہ ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دے رکھے ہیں

(بقیہ صفحہ نمبر ۱۲) اصحاب رسولؐ تو عموماً پریشان ہی رہا کرتے تھے، حضرت سلمانؓ جو بڑے معزز و مقرب بارگاہ صحابی تھے اُن کے پاس ایک اونی چادر تھی اسی سے سب کام لیتے ضرورت کے وقت اسی میں کھانا بھی باندھ لیتے اُسی کو اوڑھتے بھی، ایک دن یہی چادر اوڑھے ہوئے آپ کے پاس بیٹھے تھے گرمی کے دن تھے پسینہ سے چادر تر تو تھی اتنے میں عیینہ بن حصین پہنچے آپ سے ملنے آیا تو اسے حضرت سلمانؓ کی چادر کی بُو بُری معلوم ہوئی بیساختہ بول اٹھا جب میں آیا کروں تو ان لوگوں کو ہٹا دیا کیجئے اسی بنا پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] جن شہروں میں طوق اور کنگن وغیرہ خاص عورتوں کے زیور شمار کئے جاتے ہیں وہاں کے لوگ کبھی ایسے مضامین پر تعجب کرتے ہیں کہ مردوں کو طوق اور کنگن سے کیا واسطہ حالانکہ یہ تعجب صرف رسم و رواج کی وجہ سے ہے جس کا عقلاً کوئی اعتبار نہیں کیونکہ ایک شہر کا رواج دوسرے شہر میں بدل جاتا ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ دُنیا کا رواج آخرت میں باقی رہے اس کے علاوہ اب بھی دنیا کے بادشاہ سونے یا جواہرات کے کڑے وغیرہ پہنتے ہیں، بہرحال یہ اعتراض ہرگز قابلِ اعتبار نہیں ہے۔ ۱۲

ع ۹ (۱۶)

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

کفار و منافقین کی تنبیہ

اَعۡنَابٍ وَّحَفَفۡنٰهُمَا بِنَخۡلٍ وَّجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمَا زَرۡعًا ؕ ۳۲

اور ہمنے ان کے چوگرد خرمے کے درخت لگا دیے ہیں اور ان دونوں باغوں کے درمیان کھیتی بھی لگائی ہے،

كِلۡتَا الۡجَنَّتَيۡنِ اٰتَتۡ اُكُلَهَا وَلَمۡ تَظۡلِمۡ مِّنۡهُ شَيۡـًٔا ۙ

وہ دونوں باغ خوب پھل لائے اور پھل لانے میں کچھ کمی نہیں کی، اور ہم نے ان دونوں باغوں کے درمیان

وَّفَجَّرۡنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ۳۳ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ

نہر بھی جاری کر دی ہے اور اُسے پھل ملا تو اپنے ساتھی سے جو اس سے باتیں کر رہا تھا بول

فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكۡثَرُ مِنۡكَ مَالًا

اٹھا کہ میں تو تجھ سے مال میں (بھی) زیادہ ہوں اور جتھے میں (بھی) بڑھ کر ہوں اور (یہ باتیں کرتا ہوا)

وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۳۴ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ

اپنے باغ میں بھی جا پہنچا حالانکہ اس کی حالت یہ تھی کہ (کفر کی وجہ سے) اپنے اُوپر آپ ظلم کر رہا تھا۔

قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ ۳۵ وَّمَاۤ اَظُنُّ

(غرض) وہ کہہ بیٹھا کہ مجھے تو اس کا گمان نہیں ہوتا کہ کبھی بھی یہ باغ اُجڑ جائے اور میں تو یہ بھی خیال نہیں کرتا

السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّدِدۡتُّ اِلٰى رَبِّىۡ لَاَجِدَنَّ

کہ قیامت قائم ہوگی اور (بالفرض ہوئی بھی تو جب میں اپنے پروردگار کیطرف لوٹایا جاؤنگا تو یقیناً اُس سے

خَيۡرًا مِّنۡهَا مُنۡقَلَبًا ۚ ۳۶ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ

کہیں اچھی جگہ پاؤں گا اُس کا ساتھی جو اُس سے باتیں کر رہا تھا کہنے لگا کہ

يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرۡتَ بِالَّذِىۡ خَلَقَكَ مِنۡ تُرَابٍ

کیا تو اُس پروردگار کا منکر ہے جس نے (پہلے) تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر

ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ؕ ۳۷ لٰكِنَّا۠ هُوَ

تجھے بالکل ٹھیک مرد (آدمی) بنا دیا، لیکن ہم (تو یہ کہتے ہیں کہ) وہی خدا

اللّٰهُ رَبِّىۡ وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ۳۸ وَلَوۡلَاۤ اِذۡ

میرا پروردگار ہے اور میں تو اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہیں بناتا اور جب

دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

تو اپنے باغ میں آیا تو (یہ) کیوں نہ کہا کہ یہ سب (ماشاء اللہ) اللہ خدا ہی کے چاہے سے ہوا ہے (میرا کچھ بھی

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝۳۹ فَعَسٰى رَبِّیْۤ

نہیں کیونکہ) بغیر خدا (کی مدد) کے (کسی میں) کچھ سکت نہیں اگر مال اور اولاد کی راہ سے تو مجھے کم سمجھتا ہے، تو عنقریب

اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَیُرْسِلَ عَلَیْهَا حُسْبَانًا

ہی میرا پروردگار مجھے وہ باغ عطا فرمائیگا جو تیرے باغ سے کہیں بہتر ہوگا اور تیرے باغ پر کوئی ایسی آفت

مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا ۝۴۰ اَوْ یُصْبِحَ

آسمان سے نازل کرے کہ (خاک سیاہ ہو کر) چٹیل چکنا صفا چٹ میدان ہو جائے

مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝۴۱ وَاُحِیْطَ

اسکا پانی نیچے اُتر (کے خشک) ہو جائے پھر تو تو اُس کو کسی طرح طلب نہ کر سکے (چنانچہ عذاب نازل ہُوا) اور اُسکے

بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ كَفَّیْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِیْهَا وَ

(باغ کے) پھل (آفت میں) گھیر لئے گئے تو وہ اُس مال پر جو باغ کی تیاری میں صرف کیا تھا (افسوس سے) ہاتھ ملنے لگا اور

هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ

باغ کی یہ حالت تھی کہ اپنی ٹہنیوں پر اوندھا گرا ہُوا تھا تو کہنے لگا کاش میں اپنے

اُشْرِكْ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ۝۴۲ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ یَّنْصُرُوْنَهٗ

پروردگار کا کسی کو شریک نہ بناتا اور خدا کے سوا اُسکا کوئی جتھا بھی نہ تھا کہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝۴۳ هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ

اس کی مدد کرتا۔ اور نہ وُہ بدلہ لے سکتا تھا اُسی جگہ سے (ثابت ہو گیا کہ) سرپرستی خاص خدا ہی کے لئے ہے جو سچا

الْحَقِّ ؕ هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ عُقْبًا ۝۴۴ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ ع ۵ ۱۲ ۱۵

ہے وہی بہتر ثواب (دینے) والا ہے اور انجام کے خیال سے بھی وہی بہتر ہے اور (اے رسول) اُنسے دنیا کی

الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

زندگانی کی مثل بھی بیان کر دو کہ اسکی حالت اس پانی کی سی ہے جسے ہمنے آسمان سے برسایا تو زمین کی روئیدگی میں

زندگانی دنیا کی تشبیہ

لہ اسی بنا پر انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب کسی کو کوئی چیز بہت اچھی معلوم ہو اور ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ کہہ دے تو اُس کو نظر نہیں لگتی ۱۲

نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَ
مل جل گئی اور (خوب پھلی پھولی) پھر آخر ریزہ ریزہ (بھوسہ) ہو گئی کہ اسکو ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں اور خدا
كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ
ہر چیز پر قادر ہے (اے رسولؐ) مال اور اولاد (اس ذرا سی) دنیا کی زندگی
زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ
کی زینت ہیں ۱؎ اور باقی رہنے والی ۲؎ نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب میں
رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى
اسکے کہیں زیادہ اچھی ہیں اور تمناؤں آرزوؤں کی راہ سے (بھی) بہتر ہیں اور (اُسدن سے ڈرو) جسدن ہم پہاڑوں کو
الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾
چلائیں گے اور تم زمین کو کھلا میدان (پہاڑوں سے خالی) دیکھو گے اور ہم ان سبھوں کو اکٹھا کرینگے تو ان میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑینگے
وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا
اور سب کے سب تمہارے پروردگار کے سامنے قطار قطار پیش کئے جائینگے اور اس وقت ہم یہ دلائیں گے کہ جسطرح ہمنے تم کو
خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ
پہلی بار پیدا کیا تھا (اسی طرح) تم لوگوں کو (آخر) ہمارے پاس آنا پڑا مگر تم یہ خیال کرتے تھے کہ ہم تمہارے (دوبارہ) پیدا
مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ
کرنیکے لئے کوئی وقت ہی نہیں ٹھہرائیں گے اور لوگوں کے اعمال کی (کتاب) سامنے رکھی جائیگی تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ
مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا
اسمیں (لکھا ہے) دیکھ کر سہمے ہوئے ہیں اور کہتے جاتے ہیں ہائے ہماری شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹے ہی گناہ کو
يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَ
بے قلمبند کئے چھوڑتی ہے نہ بڑے گناہ کو، اور جو کچھ ان لوگوں نے (دُنیا
وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع
میں) کیا تھا وہ سب (لکھا ہوا) موجود پائیں گے، اور تیرا پروردگار کسی پر (ذرہ برابر) ظلم نہ کرے گا

۱؎ ایک حدیث میں حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ میری امت کے لوگ تین قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جنھیں نہ مال کے حاصل کرنے کی خواہش ہے نہ جمع کرنے کی رغبت ہے سدرمق کے برابر حاصل کرتے ہیں بس یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا ولاخوف علیہم ولاھم یحزنون فرماتا ہے دوسرے وہ ہیں جو مال کو دوست رکھتے ہیں حلال طریقہ سے حاصل کرتے ہیں حکم شرع کے موافق خرچ کرتے، تمام جن کو دیتے ہیں انکو اپنے کمانے اور خرچ کرنے کا حساب دینا ہوگا پھر اگر مناقشہ کیا جائے تو عتاب، ورنہ معاف کیا جائے تو بہشت ہے، تیسرے وہ ہیں جو مال کو دوست رکھتے ہیں۔ حلال حرام کی تمیز کئے بغیر جمع کرتے ہیں، واجبی حقوق ادا نہیں کرتے، ناجائز کاموں میں خرچ کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کے باگ کی دُنیا مالک ہو گئی ہے اور آخر نتیجہ ان کا جہنم ہے۔ ۱۲

۲؎ جیسے نیک اولاد راہِ راست دکھانے والی کتابیں، پُل، کنواں، مہمان سرا وغیرہ، ۱۲

نیک اعمال کا ذکر

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہمنے فرشتونکو حکمدیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا (یہ) ابلیس

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ

جنات سے تھا تو اپنے پروردگار کے حکم سے نکل بھاگا تو (لوگو) کیا مجھے چھوڑ کر اس کو اور اسکی اولاد

ذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ

کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے (قدیمی) دشمن ہیں ظالموں (نے خدا کے بدلے شیطان کو اپنا

لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝۵۰ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ

دوست بنایا یہ) اُن کا کیا بُرا عوض ہے میں نے نہ تو آسمان وزمین کے پیدا کرنے کے وقت انکو (مدد کیلئے) بلایا

الْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۖ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ

تھا اور نہ خود انکے پیدا کرنے کے وقت اور میں ایسا (گیا گزرا) نہ تھا کہ میں گمراہ کرنے والوں کو مددگار

عَضُدًا ۝۵۱ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

بناتا، اور (اُسدن سے ڈرو) جسدن خدا فرمائیگا کہ اب تم جن لوگونکو میرا شریک خیال کرتے تھے ان کو مدد

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝۵۲

کیلئے پکارو تو وہ لوگ ان کو پکاریں گے مگر وہ لوگ انکی کچھ نہ سُنیں گے اور ہم ان دونوں کے بیچ میں ہلاکت آڑ

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا

بنادینگے، اور گنہگار لوگ دیکھ کر سمجھ جائیں گے کہ یہ اس میں جھونکے جائیں گے اور اس سے

عَنْهَا مَصْرِفًا ۝۵۳ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ

گریز کی راہ نہ پائیں گے، اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے ہر طرح کی مثالیں

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝۵۴ وَ

پھیر بدل کر بیان کر دی ہیں، مگر انسان تو تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑالو ہے، اور

مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ

جب لوگونکے پاس ہدایت آچکی تو (پھر) ان کو ایمان لانے اور اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا

آدم وابلیس کا قصہ

انسان بڑا جھگڑالو ہے

يَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ

مانگنے سے اسکے سوا اور کون امر مانع ہے کہ اگلوں کی سی ریت رسم ان کو بھی پیش آئی یا ہمارا

يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا

عذاب اُن کے سامنے سے (موجود) ہو اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اِس لئے بھیجتے ہیں کہ اچھوں کو

مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا

نجات کی خوشخبری سُنائیں اور (بدوں کو عذاب سے ڈرائیں) اور جو لوگ کافر ہیں (جھوٹی) جھوٹی

بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنْذِرُوا

باتوں کا سہارا پکڑ کے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اسکی بدولت حق کو (اسکی جگہ سے) اکھاڑ پھینکیں اور ان لوگوں نے میری آیتوں کو اور جس

هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ

(عذاب) سے لوگ ڈرائے گئے ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا ہے اور اس سے بڑھکر اور کون ظالم ہوگا جسکو خدا کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ اُنسے روگردانی

عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

کرے اور اپنے پہلے کرتوتوں کو جو اسکے ہاتھوں نے کئے ہیں بھول بیٹھے (گویا) ہم نے خود اُن کے دلوں پر پردے ڈال

أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى

دیئے ہیں کہ وہ (حق بات کو نہ سمجھ سکیں اور (گویا) اُنکے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے اگر تم سُن نہ سکیں اور اگر تم انکو راہ راست کی

الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو

طرف بلاؤ بھی تو ہرگز کبھی راہ پر نہ آنے والے نہیں ہیں اور (اے رسول) تمہارا پروردگار تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اگر

الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ

انکے کرتوتوں کی سزا میں دھر پکڑ کرتا تو فوراً (دُنیا ہی میں) ان پر عذاب نازل کر دیتا مگر ان کے لیے تو ایک

بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ

میعاد مقرر ہے جس سے خدا کے سوا کہیں پناہ کی جگہ نہ پائیں گے اور یہ بستیاں (جنہیں تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو جب ان

الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ﴿٥٩﴾ ع ۸ ۶ ۱۰

لوگوں نے سرکشی کی تو ہم نے انھیں ہلاک کر ڈالا اور ہم نے انکی ہلاکت کی میعاد مقرر کر دی تھی اور (اے رسول)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ

(وہ واقعہ یاد کرو) جب موسےٰ علیہ السلام (خضر کی ملاقات کو چلے تو) اپنے جوان (وصی یوشع علیہ السلام) سے بولے کہ جبتک میں دونوں

الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝٦٠ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا

دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچ جاؤں (چلنے سے) باز نہ آؤنگا خواہ (اگر ملاقات نہ ہو تو) برسوں یونہی چلا جاؤنگا، پھر جب دونوں

نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝٦١ فَلَمَّا

ان دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی (بھنی ہوئی) مچھلی چھوڑ چلے تو اُسنے دریا میں سرنگ بنا کر اپنی راہ لی

جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ

پھر جب کچھ اور آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے جوان (وصی) سے کہا (اجی ہمارا ناشتہ تو ہمیں دیدو ہمارے آجکے)

سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝٦٢ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى

اس سفر سے تو ہم کو بڑی تھکن ہوگئی (یوشع نے) کہا کیا آپ نے یہ دیکھا بھی ؟ کہ جب ہملوگ (دریا

الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا

کے کنارے) اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں (اسی جگہ) مچھلی چھوڑ آیا) اور مجھے آپ سے اس کا ذکر

الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ

کرنا شیطان ہی نے بھلا دیا اور مچھلی نے عجیب طرح سے دریا میں اپنی راہ لی،

عَجَبًا ۝٦٣ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا

موسیٰ نے کہا وہی تو وہ جگہ ہے جس کی ہم جستجو میں تھے پھر دونوں اپنے قدم کے نشانوں پر دیکھتے

قَصَصًا ۝٦٤ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً

دیکھتے اُلٹے پاؤں پھرے تو (جہاں مچھلی چھوڑی تھی) دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندہ خضر علیہ السلام کو

مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝٦٥ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى

پایا جسکو ہمنے اپنی بارگاہ سے رحمت (ولایت) کا حصہ عطا کیا تھا اور ہمنے اسے علم لدنی اپنے خاص علم میں سے کچھ

هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝٦٦

سکھایا تھا موسےٰ نے ان (خضر) سے کہا کیا (آپکی اجازت ہے کہ میں اس غرض سے آپکے ساتھ ساتھ رہوں کہ جو رہنمائی کا

علیہ السلام جب حضرت موسیٰ کو توریت عطا ہوئی اور خدا سے باتیں کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اپنی قوم کے پاس واپس تشریف لائے اور برسر منبر ان دونوں باتوں کو بیان بھی کیا اس وقت آپ کے دل میں یہ خیال گزرا کہ خدا نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ مجھ سے بڑھکر کسی کو عالم نہیں بنایا حضرت موسیٰ اگرچہ بڑے اولوالعزم پیغمبروں میں سے تھے لیکن بندگی کی شان ہمیشہ تواضع وانکسار چاہتی ہے، اگرچہ یہ خیال کچھ چنداں برا نہ تھا مگر پھر بھی تکبر کا شائبہ پایا جاتا تھا اور جن کے رتبے ہیں سوا اُنکو سوا مشکل ہے" خدا کے مقرب بندوں کی چھوٹی چھوٹی فروگزاشتیں بھی سخت سے سخت مؤاخذہ اور عتاب کی باعث ہوتی ہیں اسی کو ترک اولیٰ کہتے ہیں غرض یہ خیال آتے ہی جبرئیل کو حکم ہوا جاؤ موسیٰ سے کہو کہ سفر کریں اور دریائے روم وفارس کے ملنے کی جگہ پہ ہمارے ایک بندے سے ملاقات کریں اور اس سے کچھ علم سیکھیں اُن کو ایک پتہ یہ بھی دیا گیا تھا کہ جہاں تمہارے ناشتہ کی بھونی مچھلی زندہ ہوکر پانی میں چلی جائے غرض حضرت موسیٰ اپنے وصی حضرت یوشع کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے باقی قصہ قرآن میں دیکھو ۱۲

علیہ السلام حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب

علیہ السلام حضرت خضر فریدس بادشاہ کے زمانے میں ایک بادشاہ کے بیٹے تھے آپکا سلسلہ نسب یوں ہے بلیا بن ملکا بن عامر بن ارفخشد بن سام بن نوح ۱۲

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ

علم آپکو (خدا کیطرف سے) سکھایا گیا ہے؟ اسمیں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجیے۔ خضر نے کہا میں سکھا تو دوں مگر آپ میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا

عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ

اور (سچ تو یہ ہے) جو چیز آپکے علمی احاطہ باہر ہو اُسپر آپ کیونکر صبر کر سکتے ہیں، موسیٰؑ نے کہا (آپ اطمینان رکھیے) اگر خدا نے

اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝ قَالَ فَاِنِ

چاہا تو آپ مجھے ضابطہ آدمی پائیں گے اور میں آپکے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرونگا۔ خضر نے کہا (اچھا) تو اگر آپکو میرے ساتھ رہنا

اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ

ہے تو جبتک میں خود آپسے کسی بات کا ذکر نہ چھیڑوں آپ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھیے گا۔ غرض یہ

مِنْهُ ذِكْرًا ۝ ع فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ

دونوں (مل کر) چل کھڑے ہوئے لہ یہانتک کہ (ایک دریا میں) جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو

خَرَقَهَا ۭ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ

خضر نے کشتی میں چھید کر دیا موسیٰ نے کہا (آپنے تو غضب کیا) کیا کشتی میں اس غرض سے سوراخ کیا ہے کہ لوگوں کو

جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ

ڈبو دیجیے یہ تو آپنے بڑی عجیب بات کی ہے خضر نے کہا کیا میں نے آپسے (پہلے ہی) نہ کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ

تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا

ہرگز صبر نہ کر سکیں گے موسیٰ نے کہا (اچھا جو ہوا سو ہوا) آپ میری فروگذاشت پر گرفت نہ کیجیے اور مجھ پر میرے

نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۝ فَانْطَلَقَا ۫

اس معاملے میں اتنی سختی نہ کیجیے (خیر یہ تو ہو گیا) پھر دونوں کے دونوں آگے چلے۔ یہاں تک کہ دونوں ایک

حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا

لڑکے سے ملے تو اُس بندۂ خدا نے اُسے جان سے مار ڈالا موسیٰ نے کہا (اے معاذ اللہ) کیا آپنے ایک

زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ۝

معصوم شخص کو مار ڈالا (اور وہ بھی) کسی کے (خون کے) بدلے میں نہیں آپنے تو یقینی ایک عجیب حرکت کی

لہ جب یہ دونوں بزرگوار روانہ ہوئے تو حضرت یوشعؑ بھی ان کے پیچھے پیچھے ساتھ تھے ۱۲